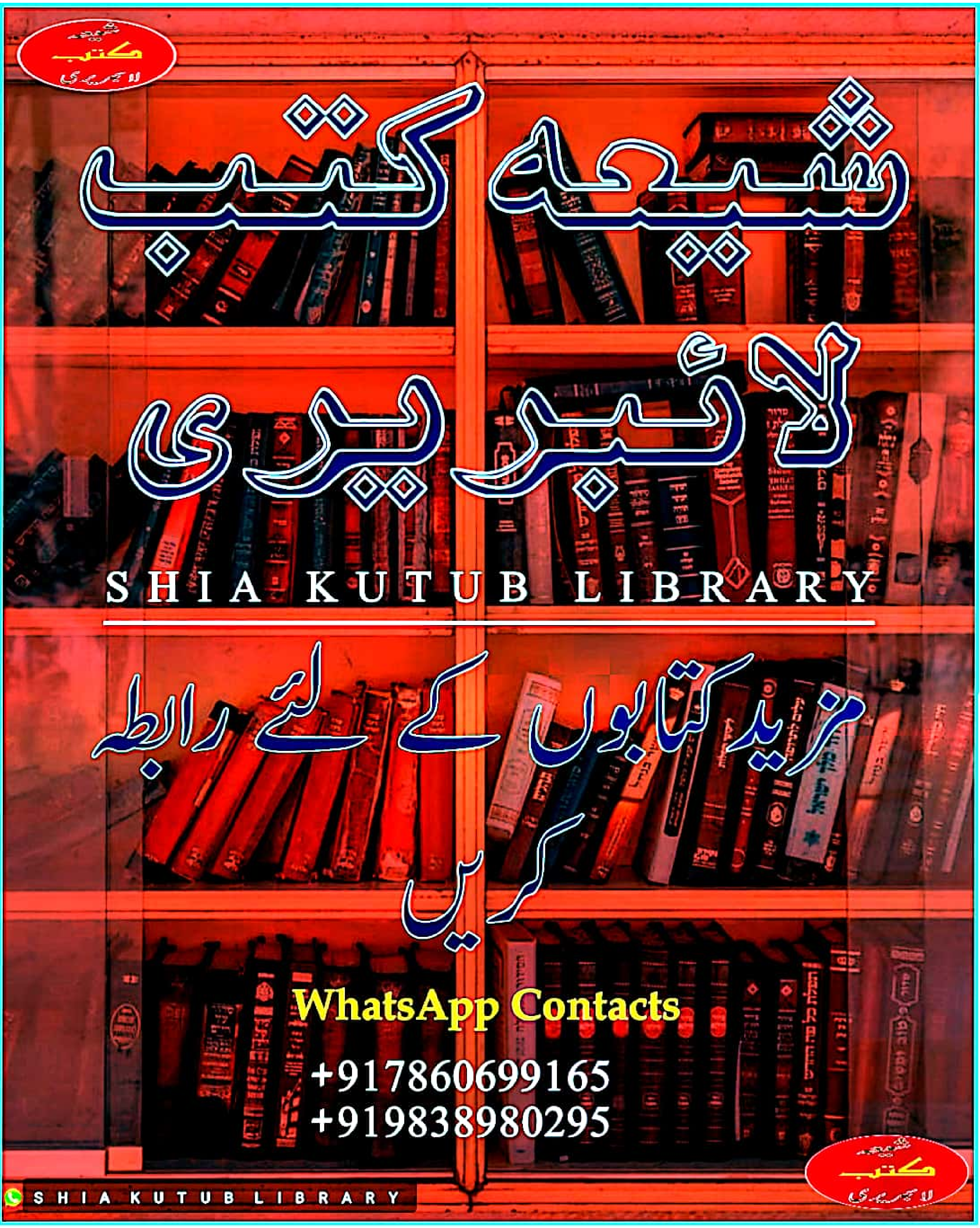

Scanned by CamScanner

نماز شناسی

نوجوانوں کیلئے

محسن قرائتی

Scanned by CamScanner

بسم الله الرحمن الرحيم

Scanned by CamScanner

نماز شناسی

نوجوانوں کیلئے

محسن قرائتی

Scanned by CamScanner

نام کتاب :- نماز شناسی (نوجوانوں کے لئے)

تالیف :- حجۃ السلام والمسلمین محسن قرائتی

ترجمہ :- جناب سید ممتاز حسین نقوی

ناشر :- سازمان فرہنگ و ارتباطات اسلامی (شعبۂ ترجمہ و اشاعت)

سال طبع :- رجب المرجب ۔ ۱۴۱۷

تعداد :- ۳۰۰۰

ISBN 964-6177-50-6

Scanned by CamScanner

فہرست

★ ۔ عرضِ ناشر ۷

★ ۔ مقدمہ ۸

★ ۔ بندگی ، مقصد خلقت ۹

◂ ۔ نماز ، کیوں اور کیسے پڑھیں ؟ ۱۲

★ ۔ نماز کیسے ادا کریں ؟ ۱۶

★ ۔ نماز کی تیاری ۱۸

★ ۔ نماز کی قبولیت ۲۰

◂ ۔ عبادات قبول ہونے کی شرطیں ۲۰

Scanned by CamScanner

★۔ دوسروں کے حقوق کا خیال رکھنا ۲۳
★۔ نماز وحی کی روشنی میں ۲۶
◂۔ نماز کے ہمراہ ۲۹
◂۔ مقدمات نماز ۲۹
◂۔ اذان ، مذہب کا سب سے اہم اعلان ۳۲
◂۔ نیت ۳۳
◂۔ کیسے مخلص بنیں ؟ ۳۷
★۔ اللہ اکبر ۴۲
◂۔ سورۂ حمد ۴۴
★۔ حضور قلب ، روح نماز ۵۱
★۔ اولیاء خدا کی نماز ۵۴
★۔ اختتام نماز ۵۸
◂۔ تعقیبات نماز ۵۹
◂۔ نماز جمعہ و جماعت ۶۰
◂۔ آخری بات ۶۲

Scanned by CamScanner

عرضِ ناشر

کتاب انسانی فکر کی ترسیل اور انسانی تہذیب و ثقافت کے ارتقائی خطوط کو مجسم کرنے میں امتیازی کردار ادا کرتی ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلامی فکر انسانی افکار کی ان بلند بام چوٹیوں میں سے ہے جو انسانوں کو اسلامی خصوصیات اور اس کے منابع و مآخذ سے آگاہ کرتی ہے اور اس کے سامنے زندگی کے حقائق کا وسیع تر نظریہ پیش کرتی ہے۔

اس حقیقت کو درک کرنے کے بعد خدائے علیؔ و قدیر پر بھروسہ کرتے ہوئے ہم نے بھی اپنی استطاعت و بضاعت کے بقدر اس عظیم کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ خدا سے دعا ہے کہ عظیم اسلام کی خدمت کی توفیق کرامت فرمائے۔ انّہ السمیع المجیب

Scanned by CamScanner

مقدمہ

انسان کی خلقت کا فلسفہ در حقیقت عبادت و بندگی ہی ہے۔ قرآن کریم صاف لفظوں میں یہ بات بیان فرماتا ہے:

"وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون" (ذاریات / ۵۶) اور یہی تمام انبیاء و مرسلین کی بعثت کا مقصد بھی ہے کہ بندے خدا کی عبادت کریں اور ہر طرح کے طاغوت سے دوری اختیار کریں۔ اب بھلا ایسی عبادت سے بڑھکر اور کون عبادت ہو سکتی ہے جو انسان کو خودشناس اور خداشناس بنائے، بدن، لباس اور مکان کی پاکیزگی کا سلیقہ سکھائے، وقت کا پابند بنائے، اپنے جیسے لوگوں سے محبت اخلاص اور انکساری سکھائے، خدا کی طرف سے اس پر نازل ہونے والی نعمتوں کا احساس کرے ان کی قدر کرے اور ان کا شکر بجا لائے۔ اللہ کی بارگاہ میں سر جھکا کر غیر خدا اور طاغوت کے آگے سر نہ جھکانے کی طاقت پیدا کرے، خدا سے ہمکلام ہونے کا شرف پائے۔ اس کی بارگاہ عظمت سے نزدیک ہو اور ہر روز کم از کم پانچ مرتبہ معراج کی منزل سے ہمکنار ہو کہ: "الصلوۃ معراج المؤمن" نماز مؤمن کی معراج ہے۔

نماز شناسی کے نام سے یہ چھوٹی مگر انتہائی مفید کتاب بچوں اور نوجوانوں کے لئے ایک اچھا تحفہ ہے خود بھی پڑھیں اور بچوں کو بھی پڑھائیں اور ایک نئے جذبہ سے نماز کا لطف اٹھائیں۔

ادارۂ ترجمہ و اشاعت

Scanned by CamScanner

بندگی، مقصد خلقت

کیا آپ نے کبھی دوسروں کی نیکیوں ، ان کے احسانات اور محبت سے پیش آنے پر ان کا شکریہ ادا کیا ہے ؟ جی ہاں ! کیوں ؟ اس لئے کہ انسان کی عقل اور اس کا وجدان نیکی سے پیش آنے والوں کی محبتوں اور اچھائیوں پر ان کا شکریہ ادا کرنے کا حکم دیتا ہے . پس یہ نعمت ہے جو ادائیگی شکر کے فریضے کو انسان پر عائد کردیتی ہے . اور حقیقت میں اسکا موجب انسان کا اپنا ہی شعور ، ادراک اور وجدان ہے حتی اگر کوئی دوست سبق پڑھنے میں ہماری مدد کرتا ہے ، اپنی کتابیں اور کاپیاں امانت کے طور پر دے دیتا ہے ، سبق سے متعلق سوالوں کی جواب دہی میں راہنمائی کرتا ہے ، اس سلسلے میں گذشتہ اسباق کی کمزوریوں کا جبران کرنے میں مدد کرتا ہے ، تعلیمی وسائل فراہم کرتا ہے ، اور اسی قسم کے مشکلات کو

Scanned by CamScanner

دور کرنے میں مدد کرتا ہے ، تو ان سارے کاموں میں ہم اپنے آپکو اس کا مدیون و ممنون ٹھہراتے ہوئے کسی طرح سے اسکی ان تمام نیکیوں کا شکریہ ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں .

بلا شبہ خداوند عالم نے ہمیں اپنی عظیم اور بہترین نعمتوں سے نوازا ہے ، عقل ، جان ، ارادہ ، فکر اور استعداد جیسی نعمتیں عطا کی ہیں ، ہماری زندگی کو سعادت کی راہوں پر گامزن رکھنے کیلئے راہنماؤں کو بھیجا ، ہماری ساری ہستی اور حیات اسی کے قبضۂ قدرت میں ہے ، سب کچھ اسی کا دیا ہوا ہے ، وہ خالق ہے اور ہم اسکی مخلوق ہیں .

وہ کسی کا محتاج نہیں ہے اور قدرت کا سر چشمہ ہے ، ہم اسکے محتاج ، ناتواں ، محدود اور ناچیز بندے ہیں . اگر ہم نے علم سیکھ لیا ہے تو یہ سب اسی کے لطف و کرم کا نتیجہ ہے ، وہ ہے جس نے حصول علم کی طاقت اور سمجھنے کی استعداد عطا کی . اگر اسوقت سانس لے رہے ہیں اور اپنی زندگی کی گاڑی کو آگے بڑھا رہے ہیں تو یہ ان ہی وسائل کا نتیجہ ہے جو خدائے بزرگ و برتر نے ہمیں عطا کئے ہیں .

ایک محتاج بندے سے عبادت و پرستش کے سوا اور کیا توقع ہو سکتی ہے ، ایک ناتواں مخلوق سے بارگاہ خالق میں سوائے عبادت ، توجہ ، خشوع و خضوع ، اظہار بندگی و پستی کے اور کیا توقع کی جا سکتی ہے ؟ خدا وند عالم کی ہر قسم کی ظاہر اور پوشیدہ نعمتوں سے فائدہ اٹھانے والے انسان سے ،

Scanned by CamScanner

صاحب نعمت کے شکریہ کی ادائیگی کے سوا اور کیا توقع ہو سکتی ہے۔ ہم عقل و وجدان رکھتے ہیں، حق شناس اور شکر گزار ہیں، بندے ہیں اور محتاج، اور اگر اپنے خالق کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہیں، عبادت، نماز اور راز و نیاز کرتے ہیں تو یہ سب کچھ اس لئے ہے کہ اپنے اس طرز عمل سے اسکی خدائی اور اپنی بندگی کا اظہار کرنا چاہتے ہیں، اگر اسکی عبادت نہیں کریں گے تو مقصد خلقت سے دور ہو جائیں گے۔ اس لئے کہ خداوند عالم نے اپنی عبادت و پرستش کو ہماری خلقت کا مقصد قرار دیا ہے اور فرمایا ہے "**و ما خلقت الجن و الانس الا لیعبدون**"[۱] "میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی بندگی کے لئے پیدا کیا ہے۔ دوسری آیت میں ارشاد فرماتا ہے: "**و ان اعبدونی هذا صراط مستقیم**"[۲] "میری عبادت کیا کرو یہی سیدھا راستہ ہے۔

پس اگر خدا کی بندگی اختیار نہیں کی، اسکے فرمان کا پاس نہ کیا اور اسکے زندہ و جاوید آسمانی آئین کی پیروی نہیں کی تو یہ کفران نعمت کے علاوہ رحمت خدا سے دوری کے ساتھ مقصد تخلیق اور صاحب نعمت سے غفلت کا باعث بھی بنے گی۔

۱۔ سورۂ ذاریات، ۵۶

۲۔ سورۂ یس ۶۱

Scanned by CamScanner

خدا کی بندگی سے دور زندگی بسر کرنے والا خواہ نا خواہ، شیطانی اور اللہ کی مخالف قوتوں اور استعماری طاقتوں کی گرفت میں رہیگا۔

خدا کی بندگی انسان کو ظالم اور جابر طاقتوں کی غلامی سے نجات دیکر باوقار بنا دیتی ہے۔

نماز کیوں اور کیسے پڑھیں؟

اللہ تعالی کو نہ ہماری نمازوں کا کوئی فائدہ پہنچتا ہے اور نہ ہی بے نماز رہنے سے اسے کوئی نقصان ہوتا ہے، اگر ہم نماز پڑھتے ہیں تو اس صورت میں ہمیں روح و نفس کی طہارت و پاکیزگی اور نجاست و کثافت سے دوری حاصل ہوجاتی ہے اور نماز سے بے اعتنائی کی صورت میں برکات و معنویات سے محرومی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔

اللہ سے بے تعلقی، اس کی نعمتوں سے انکار اور گناہوں میں مبتلا ہونے کی صورت میں روز محشر عذاب کا سامنا کرنا پڑیگا۔ ہماری خیر و سعادت کا راز خدا کی عبادت میں پوشیدہ ہے۔ اور بندگی و عبادت نماز اور فریضہ الہی کی ادائیگی کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے۔ پس نماز خدا کے حضور میں اظہار بندگی اس کی عبادت، راز و نیاز اور اس کی نعمتوں پر توجہ دینے کا نام ہے جو دن بھر میں چند دفعہ پڑھی جاتی ہے۔

یہی عبادت ہے جو ہمیں ہر وقت یاد خدا کی طرف متوجہ کرتی ہے

Scanned by CamScanner

اور یاد خدا ہی ہمیں پستی ، ظلم و ستم اورگناہ و فساد سے روکتی ہے ۔ جو خدا کا بندہ ہوتا ہے پھر وہ شیطان کا اسیر اور خواہشات کا غلام نہیں بن سکتا ۔ جو نماز ادا کرنے میں فرمان خدا کے سامنے گردن جھکاتا ہے وہ کسی قیمت پر طاغوتی ، اور شیطانی طاقتوں کے سامنے سر تسلیم خم نہیں کر سکتا ، ہم نماز پڑھتے ہیں تا کہ شب و روز اور پوری عمر یاد خدا ہمارے دل میں زندہ رہے اور خدا کی طرف توجہ ہمیں یہ یاد دلائے کہ ہم اس کے بندے ہیں اور وہ ہمارا مالک و پروردگار ہے ۔ اور کسی بھی بندے کو یہ اختیار نہیں کہ وہ اپنے مالک کی مرضی اور حکم کے خلاف عمل کرے ۔قرآن کریم یہ دستور دیتا ہے " اقم الصلوۃ لذکری [۱] " میری یاد کے لئے نماز قائم کرو ۔ دوسری آیت میں ارشاد ہوتا ہے " ان الصلوۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر [۲] " بے شک نماز برے اور نا پسندیدہ کاموں سے روکتی ہے ۔

۱۔ سورۂ کہف / ۱۰۱

۲۔ سورۂ عنکبوت / ۴۵

نماز کیسے ادا کریں؟

بارگاہ ربوبیت میں خشوع و خضوع کے ساتھ بجا لایا ہوا عمل اگر چہ ایک لحاظ سے عبادت سے تعبیر ہو سکتا ہے، لیکن اس اعتبار سے کہ وہ ہمارا مربی اور پالنے والا ہے اور ہم اسکے فرمانبردار بندے ہیں۔ کس طرح اور کس انداز میں اس کی عبادت کریں اور کیسے اسکی بارگاہ میں بندگی کا اظہار کریں ؟ تو جیسا وہ پسند کرے اور حکم دے اس پر عمل کرنا ہم پر لازمی ہوگا۔

ہم نماز جس صورت میں ادا کرتے ہیں وہ منشاء خدا اور فرمان پیغمبرؐ کے مطابق ہے، اگر اسکے مخلص بندے ہیں تو پھر جو کچھ دین اور فقہی قوانین میں بیان ہوا ہے بغیر کسی ٹال مٹول اور کمی بیشی کے اس پر عمل کریں تا کہ یہ عبادت ہمیں خدا تک پہنچا سکے۔ خدائے سبحان، پیغمبر گرامیؐ اور ائمہ طاہرین علیہم السلام کے دستور کے مطابق ہماری عبادت نماز کو درج ذیل انداز میں ہونا چاہیے :

۱۔ معرفت کے ساتھ ہو ۔ فکر و شعور سے خالی اندھی عبادت کا کوئی ثواب اور کوئی قیمت نہیں ہے یعنی حالت نماز میں انسان کو خدا، عبادت، اذکار اور دعاؤں کے معنی کی طرف توجہ رکھنی چاہیے اور یہ تصور رکھنا

Scanned by CamScanner

چاہیے کہ اسوقت وہ کس کے سامنے کھڑا ہے اور کیا کہہ رہا ہے۔ پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا: "توجہ کے ساتھ دو رکعت نماز بجا لانا، حالت غفلت کی ساری رات کی عبادت سے بہتر ہے۔"[1]

۲۔ عشق کے ساتھ ہو۔ کاہلی اور سستی کی حالت میں پڑھی گئی نماز کوئی اثر نہیں رکھتی۔ حالت نماز میں نمازگزار کا دل محبت خدا سے پر ہونا چاہیے۔ اور اس خدا سے جس نے اسے اتنی نعمتوں اور رحمتوں سے نوازا ہے، پورے عشق کے ساتھ اور اسکی کرم نوازیوں کے شکریہ کے طور پر پورے شوق کے ساتھ نماز کو بجا لانا چاہیے۔

حضرت رسول اکرمؐ نے نماز کو اپنی آنکھوں کے نور سے تعبیر کیا ہے، آپؐ نے فرمایا "جو شخص اذان سننے کے بعد لاپرواہی دکھائے وہ جفا کار ہے"[2]۔ عبادت اور نماز کے شوق کا یہ عالم ہو کہ اعلان نماز سننے کے بعد سب کچھ چھوڑ کر نماز بجا لانے اور کائنات کے خدا سے ملاقات اور گفتگو کرنے کے لئے دوڑ پڑے۔

۳۔ خلوص کے ساتھ ہو۔ قرآن کے دستور کے مطابق دین اور اس سے متعلق سب کچھ خالص خدا کی خوشنودی کے لئے ہو، اسمیں کوئی اور نیت اور غیر خدائی مقصد شامل نہ ہو "وما امروا الا لیعبدوا اللہ مخلصین

۱۔ بحار الانوار ج ۸۴ / ص ۲۵۹

۲۔ نہج الفصاحہ کلام نمبر ۵

له الدین "(1) "(انہیں خدا کی عبادت اوردین کو اسی کے لئے خالص رکھنے کے علاوہ کسی اور چیز پر مامور نہیں کیا گیا)۔ ریا کاری شرک کی ایک قسم ہےاورکام کی قدر و قیمت زائل کردیتی ہے چنانچہ اللہ بھی ایسی نماز کو جو لوگوں کی توجہ جلب کرنے اور انکو فریب دینے کی غرض سے پڑھی جائےقبول نہیں کرتاہےاور نہ ہی اس پرکوئی اجر دیتا ہے۔ اخلاص کے بغیر عبادت ایسی ہی ہے جیسے روح کے بغیر بدن ! نماز کی روح اس کا خلوص ہے۔

۴۔ حالت خشوع میں ہو۔ حالت نماز میں کچھ لوگوں کے حواس پراگندہ ہوتے ہیں وہ اپنے سر، ہاتھوں اور لباس کے ساتھ کھیلتے رہتے ہیں، ادھر اُدھر دیکھتے ہیں، نماز کی صورت میں دوسروں کی باتوں کو بھی سننے کی کوشش کرتے ہیں، انکے بدن حرکت میں رہتے ہیں، دل میں خدا کی طرف توجہ نہیں ہوتی، یہ سب کچھ اس لئے ہوتا ہے کہ ان کی نماز خشوع و خضوع کے ساتھ نہیں ہوتی۔

حالت نماز میں خشوع پیدا ہونے کا مطلب یہ ہے کہ نماز گزار کا دل خدا کیساتھ ہو اس کی توجہ خالق کی طرف ہو اور بدن حالت اطمینان میں ہو، وہ اپنے آپ کو اس خدا کے سامنے محسوس کرے جو ہر ذات و مقام سے بلند و بالا ہے اور ہر قوی سے زیادہ طاقتور ہے، حدیث میں ہے:

۱۔ سورۂ بینہ / ۵

"اعبداللہ کانک تراہ"[۱] "(خدا کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو)۔

اگر یہ حالت پیدا ہو جائے تو گویا ایسے مرحلے میں داخل ہوگئے کہ اب اللہ خود ایسے لوگوں کو فلاح پانے والے مؤمنین کی صف میں شمار کرتا ہے اور انکی ایک صفت یوں بیان فرماتا ہے " الذین هم فی صلاتهم خاشعون "[۲] (وہ لوگ خشوع کیساتھ نماز پڑھتے ہیں۔)

خدا کی پسندیدہ نماز کے ان اوصاف کو ملحوظ رکھنے کے بعد جب انسان انبیاءؑ، ائمہ طاہرین علیہم السلام اور پاک ہستیوں کی نماز اور مناجات کو دیکھتا ہے اور اپنے آپ کا ان سے موازنہ کرتا ہے تو اسے خود سے اور اپنی نماز سے شرم محسوس ہوتی ہے اور وہ سوچتا ہے: اے کاش وہ نماز بجا لائیں جو خدا کو پسند ہو اور اسے قبول کرلے ... اور اس کا بڑا اجر عطا فرمائے، نماز کو ہمیشہ اور باقاعدگی سے بجا لانا چاہیے۔ اس لئے کہ نماز میں سہل انگاری اور بے اعتنائی برتنا کبھی پڑھنا اور کبھی نہ پڑھنا گناہ ہے۔

۱۔ مصباح الشریعہ / ص ۸

۲۔ سورۂ مؤمنون / ۲

نماز کی تیاری

اگر آپ سن بلوغ کو پہنچ گئے ہیں تو تمہاری خوش نصیبی ہے اس لئے کہ تمہارے اندر اس بات کی صلاحیت پیدا ہو گئی ہے کہ تمہارا اللہ تمہیں اپنا مخاطب قرار دے اور آپ سے نماز جیسی عبادت کا مطالبہ کرے۔ اس نعمت پر جشن منانا چاہیے " جشن بلوغ "۔

جب لڑکے ۱۵ سال اور لڑکیاں ۹ سال کی ہو جائیں تو وہ بالغ اور مکلف ہو جاتے ہیں اور خدا کے احکام پر عمل کرنا ان پر واجب ہو جاتا ہے۔ یعنی چاہیے کہ حرام کاموں سے سختی کے ساتھ پرہیز کریں، اگر آپ ابھی سن بلوغ کو نہیں پہنچے پھر بھی نماز بجا لائیے تاکہ نماز اور احکام نماز کو صحیح طور پر یاد کرکے اس مقدس اور عبادتی فریضہ سے آشنا اور مانوس ہو جائیں۔ اور جب آپ کے اوپر نماز واجب ہو تو اسوقت نماز سے متعلق جزئیات کی شناخت کے سلسلے میں کوئی مشکل پیش نہ آئے، آپ یہ جانتے ہیں کہ بلوغ کے علاوہ بھی مکلف ہونے کی کچھ اور شرطیں ہیں جیسے قدرت، اختیار اور عقل یعنی اگر کوئی شخص دیوانہ اور بے وقوف ہو یا غیر اختیاری حالات میں ہو یا طاقت نہ رکھتا ہو یا بالغ نہ ہوا ہو تو شرعی ذمہ داریوں کا پورا کرنا اس پر واجب نہیں ہوتا۔ بہر حال نماز اور مسائل نماز

Scanned by CamScanner

کو یاد کرنا چاہیے ، اپنے آپ کو برابر نماز پڑھنے کا عادی بنائیے . خدا اور یاد خدا سے آشنائی اور مانوس ہوئیے اس طرح خدا کے فرمان کی اطاعت کے لیے ہر طرح سے خود کو تیار کیجئے جس طرح کہ میدان جنگ میں دشمن کے ساتھ نبرد آزما ہونے کے لیے مشق اور وسائل فراہم کرنے کی ضرورت ہوتی ہے ، عبادت اور نماز کے لئے بھی جو نفس اور شیطان جیسے دشمن کے ساتھ گویا ایک جنگ ہے ، تیاری کی ضرورت ہے . اگر مکلف ہونے سے پہلے ان عبادات کو صحیح بجا لانے کے لئے اپنے آپ کو تیار نہ کر سکے تو عبادات واجب ہونے کے بعد ان کی بجا آوری مشکل اور دشوار لگے گی .

Scanned by CamScanner

نماز کی قبولیت

صحیح نماز ادا کرنا ایک مرحلہ ہے اور مقبول نماز پڑھنا اس سے بالا تر مرحلہ ہے۔ ممکن ہے آپ نے صحیح طور پر درس پڑھ لیا ہو لیکن آخر سال میں امتحان میں پاس ہونا اہم ہے۔ ممکن ہے ایک انسان برابر نماز پڑھتا اور عبادات بجا لاتا رہا ہو لیکن مختلف نقائص اور کمزوریوں کی بناء پر وہ اعمال بارگاہ خدا میں مقبول نہ ہوں۔ ممکن ہے ایک شاگرد اچھے نمبر حاصل کر لے لیکن ہو سکتا ہے کہ اسکے اخلاق و اطوار سے اس کا استاد راضی نہ ہو، پس نماز کی اہمیت کا معیار اس کا قبول ہو نا ہے۔ لہٰذا بارگاہ خدا میں قابل قبول نماز بھیجنے کی کوشش کرنی چاہیے، حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا، "کونوا علی قبول العمل اشد عنایة منکم علی العمل"[1] (خود عمل سے زیادہ اس کو مقبول بنانے پر توجہ رکھنا چاہیے۔)

عبادات قبول ہونیکی شرطیں

۱۔ ایمان: نماز قبول ہونے کی پہلی شرط یہ ہے کہ انسان خدا اور اس کے دین پر ایمان و اعتقاد کے ساتھ نماز بجا لائے، اگر کوئی شخص عمر بھر

۱۔ بحار الانوار ج ۷۱ / ص ۱۷۳

نماز و عبادات بجا لاتا رہے ، لیکن دل میں عقیدہ نہ رکھتا ہو تو اسکی نماز قبول نہ ہو گی ۔ نہ فقط نماز میں بلکہ ہر اچھے کام میں ایمان بنیادی شرط کی حیثیت رکھتا ہے اور کفار کے نیک اعمال جو خدا پر ایمان نہیں رکھتے بے قیمت اور بلا اجر محسوب ہوں گے[۱]۔

۲۔ ولایت : اللہ اس شخص کی عبادت قبول کرتاہے جوخدا، انبیاء کرامؑ اور ائمہ معصومین علیہم السلام کا مطیع اور فرمانبردار ہو اور ان سے محبت رکھتا ہو اور انہیں اپنا پیشوا سمجھتا ہو ، ولایت کے بغیر عبادت قبول نہیں ہوتی ۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا : " من لم یتولنا لم یرفع اللہ لہ عملاً "[۲] (جو شخص ہماری ولایت کو قبول نہ کرتا ہو اور ہمیں اپنا رہبر نہ مانتا ہو خدا اس کے کسی عمل کو قبول نہیں کرتا)

واضح ہے کہ اہلبیتؑ سے دور ہونے کی صورت میں دینداری اور معصومین (ع) کی رہبری کے بغیر عبادت کار ساز نہیں ہوتی بلکہ کبھی گمراہی کا باعث بھی بن سکتی ہے ۔

ولایت کا مطلب اس صحیح رہبری کے نقوش پر چلنا ہے جو آسمانی اور خدائی رہنماؤں میں مجسم ہے ۔

۱۔ سورۂ انبیاءؑ / ۹۴

۲۔ اصول کافی ج ۱ / ص ۴۳۰

Scanned by CamScanner

۳۔ تقویٰ : تقویٰ یعنی خدا سے ڈرنا ، گناہ سے پرہیز کرنا ، اگر محرمات سے پرہیز نہ کرے اور تقویٰ سے خالی ہو تو اس کی عبادتیں بھی اسے کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتیں جو شخص چوری کرکے غریبوں پر خرچ کرتا ہے یا جہاد کرتا ہے اور دوسروں کے مال پر قبضہ بھی کرتا ہے اسے اس انفاق اور جہاد کا کوئی ثواب نہیں ملے گا ، نماز بھی عبادت کے طور پر اسوقت مقبول بارگاہ خدا ہوتی ہے جب تقویٰ اس کے ہمراہ ہو ، خدا لا ابالی اور گناہکار لوگوں کی نماز قبول نہیں کرتا ، اس کا ارشاد ہے " انما یتقبل اللہ من المتقین "[1] ۔ (خدا فقط تقویٰ اختیار کرنے والوں سے " عبادت " قبول کرتا ہے) ۔

۱۔ سورۂ مائدہ / ۲۷

دوسروں کے حقوق کا خیال رکھنا

نماز ایسی عبادت ہے جو انسان کو خدا کے نزدیک کر دے ، اگر نماز ادا کرنے والا کچھ وجوہات کی بناء پر خدا اور اس کی رضا سے دور ہو جائے تو اسکی نماز اس کو خدا کے قریب کرنے کا وسیلہ کیسے بن سکتی ہے ؟ جو شخص مقروض ہو اور قرضہ ادا نہ کرے ، جس شخص کے ذمہ خمس ، زکاۃ واجب ہو لیکن وہ اسے ادا نہ کرتا ہو ، جو شخص کسی مسلمان کی غیبت کرتا ہو یا اس پر تہمت لگاتا ہو ، جو مسلمانوں سے بھائی چارہ نہ رکھتا ہو ، جو اپنے دل میں دوسروں کی نسبت بری نیت رکھتا ہو اور ان کی دشمنی کو اپنے دل میں پنہاں کیے ہو ، جو شخص دوسروں سے اپنے اہل خانہ سے اور اپنے والدین سے بد اخلاقی اور بد سلوکی کرتا ہو اور انہیں رنج پہنچاتا ہو تو یہ سب امور دوسروں کے حقوق ضائع کرتے ہیں اور خدا سے دوری کا باعث بنتے ہیں ان بری صفات کا حامل انسان خدا کے یہاں اپنی نمازوں کی مقبولیت کی امید نہیں رکھ سکتا ، انسان کو چاہیے نماز ادا کرکے خدا سے اپنا رابطہ مستحکم بنائے اور اپنے ایمانی بھائیوں کے ساتھ رشتۂ محبت برقرار رکھ کر ان کے حقوق کا خاص خیال رکھے اور کسی کے اوپر ظلم روا نہ رکھے ۔ حضرت رسول اکرمؐ سے ایک حدیث میں منقول ہے کہ : " اگر

Scanned by CamScanner

شوہر اپنی بیوی کو یا بیوی اپنے شوہر کو اذیت دینا شروع کردے تو خدا ان کی نماز اور ان کے نیک اعمال قبول نہیں کرے گا"[۱]

اور حضرت امام صادقؑ فرماتے ہیں:

"جو شخص اپنے والدین کو غصہ اور غضب کی نگاہ سے دیکھے گا خدا اس کی نماز قبول نہیں کریگا چاہے والدین نے اسکی حق تلفی ہی کر رکھی ہو"[۲]

یہ کیسے پتہ چلے کہ ہماری نمازیں خدا کی بارگاہ میں مقبول ہیں یا نہیں؟

اس سلسلے میں ایک حدیث میں حضرت امام صادقؑ سے نقل ہوا ہے:

"من احب ان یعلم اقبلت صلوته ام لم تقبل فلینظر هل منعته صلاته عن الفحشاء والمنكر؟ فبقدر مامنعته قبلت منه"[۳]

جو شخص یہ جاننا چاہے کہ اس کی نماز قبول ہوتی ہے یا نہیں وہ یہ دیکھے کہ نماز اس کو برائیوں سے روک رہی ہے یا نہیں؟ جس قدر نماز اسے برائیوں سے روکتی ہے اسی قدر اس کی نماز اللہ کی بارگاہ میں مقبول ہے آئیے کوشش کریں کہ ہماری نماز یں تربیت و تہذیب کا ادارہ ہوں اور جیسا کہ ہم نماز میں اقرار کرتے ہیں اپنے آپ کو خدا کا بندہ سمجھیں اور شرط بندگی جو خدا کی اطاعت اور ترک گناہ ہے اس کو پورا کریں۔

۱۔ وسائل الشیعہ ج ۱۴ / ۱۱۶

۲۔ اصول کافی ج ۲ / ج ۳۴۹

۳۔ بحارالانوار ج ۸۲ ص ۱۹۸

Scanned by CamScanner

اس صورت میں نماز ہمارے لئے لذت بخش ہو سکتی ہے اور خدا سے مناجات اور دعا میں مٹھاس پیدا ہو سکتی ہے پھر ہر نماز کی ادائیگی سے کبھی اکتاہٹ محسوس نہیں کریں گے۔

خدایا! اپنی، عبادات کی لذت اور حلاوت سے ہمیں آشنا فرما اور ہماری نمازوں کو اپنی بارگاہ میں مقبول فرما۔ ایک مسلمان کے لئے اس سے بڑی لذت کیا ہو سکتی ہے کہ وہ اپنے آپ کو خدا کا مطیع بنائے ہوئے ہو اور ہنگام عبادت و نماز یہ کہتا ہوا دکھائی دے:

خدایا تو نے فرمایا تو میں نے اطاعت کی تو نے چاہا تو میں بجا لایا، تو نے مجھ پر فرض کیا تھا لہذا میں نے اپنا فریضہ پورا کیا ہے، مسلمان ہونے کے معنے یہ ہیں کہ انسان خدا کے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کیے رہے۔

Scanned by CamScanner

نماز وحی کی روشنی میں

سیکڑوں آیات و احادیث میں نماز کے فوائد ، مفاہیم اور اس کے اسرار سے پردہ اٹھایا گیا ہے ان بے شمار آیات و روایات میں سے ہم چند نکتے جن میں نماز کی شکل و صورت بیان ہوئی ہے ، ذکر کررہے ہیں [۱]۔

- نماز انبیاء کی طرف سے ان کی اولاد کے لئے اہم ترین وصیت ہے ۔
- نماز غفلت کو دور کرنے والی اور یاد خدا کو تازہ کرنے والی ہے ۔
- نماز پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی آنکھوں کا نور ہے ۔
- نماز تکبر کا خاتمہ کردیتی ہے ۔ غم اور مصیبت کے وقت انسان کا بہترین سہارا ہے اور یہی نماز خدا کی عطا کردہ نعمتوں کے شکر کی نشانی ہے ۔
- نماز دین کا ستون ، اسلام کا پرچم ، بہشت کی کنجی اور لوگوں کو پرکھنے کا وسیلہ ہے ۔
- نماز انسان کے خدا سے رابطے کا نام ہے ، گناہوں کو مٹا دیتی ہے ، مادی انسان کو معنوی انسان میں بدل دیتی ہے ۔ بہترین فریاد ہے ۔ ایسی عبادت ہے جو کسی وقت بھی ساقط نہیں ہوتی ۔

۱۔ نماز کے یہ تمام اوصاف ، آیات اور احادیث سے لیے گئے ہیں ۔ اختصار کے پیش نظر عربی عبارت کو نقل نہیں کیا گیا ہے ۔

Scanned by CamScanner

• پرہیزگار مؤمن کے خدا کے قریب ہونے کا باعث بنتی ہے۔

• نماز حضرت ابراہیمؑ کی سنت، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی سیرت اور مقصد حضرت سید الشہداء امام حسینؑ کو زندہ رکھنے کا نام ہے۔

• نماز شیطان کو روندنے، خدا کو خوش کرنے اور بارگاہ خدا میں حاضری دینے کا ذریعہ ہے۔

• نماز ایک ناتواں اور حقیر کی جانب سے بزرگ و برتر ذات "اللہ" سے رابطہ قائم کرنے کا باعث بنتی ہے۔ حضرت عیسیٰؑ نے گہوارہ میں کہہ دیا کہ خدا نے مجھے نماز کی تاکید کی ہے۔

• حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہنگام شہادت فرمایا "جو شخص نماز کو سبک شمار کریگا ہماری شفاعت سے محروم ہو جائیگا۔ حضرت علی علیہ السلام نے جنگ صفین میں نماز کے وقت جنگ روک دی اور نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔

• رسول خداؐ نماز کو اس قدر طول دیا کرتے تھے کہ آپ کے پاؤں سوج جاتے تھے۔

• حضرت علی علیہ السلام نماز میں اس قدر ذات خدا میں غرق ہو جاتے تھے کہ خدا کے سوا ہر چیز کو بھول جاتے تھے۔

نماز ادا نہ کرنے والوں کی سزا جہنم ہے۔ برا ہو ان لوگوں کا جو نماز کو سبک اور حقیر شمار کرتے ہیں اور سہل انگاری کرتے ہیں: "فویل

Scanned by CamScanner

للمصلین الذین هم عن صلاتهم ساهون "[۱] حضرت رسول اکرمؐ نے فرمایا : "من ترک الصلوۃ متعمداً فقد کفر "[۲] (جو شخص عمداً نماز ترک کردے ، وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے) . اور سرحد کفر تک پہنچ جاتا ہے . جو نماز کو سبک شمار کرتا ہے خدا اسکی عمر اور مال سے اپنی برکتیں اٹھا لیتا ہے اس کے اعمال کے ثواب کو مٹا دیتا ہے اس کی دعاؤں کو مستجاب نہیں کرتا . وفات کے وقت اسے بھوک ، پیاس اور ذلت کیساتھ اس دنیا سے اٹھاتاہے . اسے عالم برزخ میں عذاب میں مبتلا کرتا ہے اور روز قیامت بڑی سختی سے اس سے حساب لے گا[۳]

نماز زندگی کے نشیب و فراز میں ایک معنوی سہارا ہے . نماز سب سے بڑی عبادت ہے . اہل تقویٰ کی دو رکعت نماز لا ابالی لوگوں کی ہزار رکعتوں سے بہتر ہے . حالت نماز میں خدا کی طرف توجہ رکھنے والے مؤمنین نجات پاجائیں گے . اس بحث کے اختتام میں حضرت امام خمینیؒ کے نماز سے متعلق بیانات کا ذکر کرنا مناسب سمجھتا ہوں . آپؒ نے فرمایا :

> " اسلام میں نماز سے بڑھ کر اور کوئی فریضہ نہیں ہے ، نماز عوام کا سہارا ہے .... نماز انسان سازی کا کارخانہ ہے . نماز ایک امت کو فحاشی اور برائیوں سے دور رکھتی ہے . مسجدوں کو خالی نہ رکھیے ، آج یہ ایک فریضہ ہے ... نماز سب سے اہم ذکر ہے .....

۱۔ سورۂ ماعون / ۵
۲۔ محجۃ البیضاء ج ۱ / ص ۳۰۱
۳۔ وسائل الشیعہ ج ۲ / ص ۴۳

Scanned by CamScanner

اس مضبوط قلعے کو محفوظ رکھیے، یہ نہ کہیے کہ ہم انقلاب لائے ہیں بلکہ نماز پڑھیے یہ ہر نعرہ سے بڑا نعرہ ہے۔ شیاطین نماز اور سجدوں سے ڈرتے ہیں۔"[۱]

نماز کے ہمراہ

اب تک اصل نماز، اسکی اہمیت، فوائد اور آثار کے متعلق گفتگو ہو رہی تھی۔ اب نماز کے متن سے متعلق کچھ باتیں ہو جائیں، اور اس کے کچھ اسرار، مفاہیم اور اس میں پوشیدہ دروس سے پردہ اٹھایا جائے تا کہ اس ذریعے سے ہماری نمازوں میں تازہ روح پیدا ہو جائے اور ہم اس روز مرہ کی عبادت سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کر سکیں۔

مقدمات نماز

نماز بجالانے سے پہلے طہارت کی ضرورت ہے بدن کو آلودگیوں سے پاک کرنے کے ساتھ فقہی دستور کے مطابق وضو تیمم یا غسل بجالانا چاہیے۔ وضو نماز میں داخل ہونے کا اذن ہے اور اس عبادت کو بجا لانے کے لئے معنوی زمین ہموار کرتا ہے۔ وضو کے بغیر نماز باطل ہے[۲]۔

وضو ایمان کا جزء ہے، دل کو نورانی بناتا ہے اور معنوی توجہ پیدا

۱۔ صحیفۂ نور ج ۱۲ / ص ۱۴۸، ۱۴۹

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا "لاصلوۃ الا بطھور" (وسائل الشیعہ ج ۱ / ص ۲۵۶)

کرتا ہے اور حضرت امام رضا علیہ السلام کے فرمان کے مطابق جو شخص پروردگار کی عبادت بجا لانا چاہتا ہو اس کے بدن کو آلودگیوں سے پاک ہونا چاہیے ، وہ سستی ، غفلت اور کاہلی سے دور رہے اور با وضو ہو کر دل کو صاحب قدرت خدا کے سامنے حاضر ہونے کے لیے پاک ، صاف اور آمادہ کرے"[۱]۔

ہر حالت میں باوضو رہنا اچھا ہے حتی کہ حالت وضو میں سو رہنا رات بھر کی عبادت کا ثواب رکھتا ہے اور دوسری عبادات میں بھی جیسے دعاء ، قرآن کی تلاوت اور مطالعہ کے موقع پر با وضو ہونیکا حکم دیا گیا ہے یہ بھی روایت ہے کہ آیات قرآن ، خدا ، پیغمبرؐ اور ائمہ معصومینؑ کے اسماء گرامی کو وضو کے بغیر مس نہ کریں ۔ البتہ اس ظاہری لباس اور بدن کی طہارت اور با وضو ہونے کے علاوہ دل سے نفاق ، حسد ، بغض اور کینہ بھی دور ہو اور بدن کے دوسرے اعضاء گناہوں سے محفوظ ہوں ، حقیقت یہ ہے کہ اگر لباس اور بدن پاک ہوں لیکن روح پاک نہ ہو تو کیا یہ ایک طرح کا نفاق نہیں ہے ؟ پس جسم کی طہارت کے ساتھ باطنی طہارت کے حصول میں بھی کوشاں رہنا چاہیے ۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کے سامنے نہایت ادب و احترام سے حاضر ہو سکیں ۔

مجنب شخص پر غسل واجب ہے جس کا مطلب مخصوص کیفیت کے

۱۔ وسائل الشیعہ ج ۱ / ص ۲۵۷

Scanned by CamScanner

ساتھ پورے بدن کا دھونا ہے اور پانی نہ ہونے ، نقصان دہ ہونے یا وضو اور غسل کے لئے وقت کافی نہ ہونے کی صورت میں تیمم کرنا چاہیے [۱]۔

حالت نماز میں بدن ڈھکا رہنا چاہیے . عورتیں چہرے ، کلائی تک ہاتھ ، اور ٹخنہ تک پاؤں کے علاوہ پورے بدن کو چھپائیں . اور مرد اگر صرف اپنے آگے پیچھے کے حصہ کو چھپائیں تو بھی کافی ہے اور بہتر یہ ہے کہ انسان نماز کے لئے صاف ستھرے سفید اور پاکیزہ لباس کا انتخاب کرے اس لئے کہ خدا کی ملاقات کو جارہا ہے . ادب کا تقاضا یہ ہے کہ بہترین لباس پہنے . نماز گزار کا لباس اور نماز کی جگہ مباح ہونا چاہیے . غصبی اور حرام مال سے نہ ہو ، نمازی کو چاہیے کہ قبلہ اور وقت نماز کو پہچانتا ہو . کعبہ یعنی مسلمانوں کے قبلے کی طرف رخ کرکے کھڑا ہو اور نماز کی تیاری کرے اگرچہ خدا کسی خاص جہت میں موجود نہیں بلکہ ہر جگہ حاضر و ناظر ہے لیکن مقدس کعبہ اور حرم الہیٰ کی طرف منہ کرکے کھڑے ہونے سے حضرت ابراہیم ؑ کی توحید اور اس باپ اور بیٹے کی توحیدی سنتوں اور خلوص کی یاد تازہ ہوتی ہے جنہوں نے کعبہ تعمیر کیا تھا .

قبلہ نہ صرف نماز میں بلکہ دعاء ، قربانی ، ذبح ، بیٹھنے ، کھانے پینے ، سونے اور مردے کو دفن کرنے میں بھی اس بات کی نشاندہی کراتا ہے کہ مسلمان ایک خدا کو مانتے ہیں .

۱۔ وضو غسل اور تیمم کے طریقہ ان کے مقامات اور شرائط کو توضیح المسائل یا احکام کی دوسری کتابوں میں دیکھیں

یہ ایک درس ہے کہ ہماری توجہ زندگی بھر خدا اور حضرت امیرالمؤمنینؑ کے محبوب گھر کی طرف رہے اور مسلمانوں کی صفوں میں اتحاد اور نظم و ضبط پیدا ہو۔

اذان ۔ مذہب کا سب سے اہم اعلان

اذان جو توحید اور نماز کے لئے اکٹھا ہونے کی خاطر لوگوں کو بلانے کا وسیلہ ہے اسلام کے مؤثر اور دلچسپ نعروں میں سے ہے۔ اذان میں تکبیر و توحید کا اعلان، حضرت رسولؐ کی نبوت اور حضرت علیؑ کی ولایت کی شہادت دی جاتی ہے۔ اور اس میں لوگوں کو نماز اور فلاح کی جانب دوڑ پڑنے کی دعوت کا اعلان ہے۔

اذان اسلام کے موجود ہونے کا اعلان، مسلمانوں کی دعوت اور اسلامی عقائد کی پہچان ہے۔ اذان سکوت توڑنے، خیالی خداؤں کے خلاف فریاد اسلام کا نعرہ اور خدائی آئین کی حمایت کا ذریعہ ہے۔ اسلام میں مؤذن کا ایک خاص مقام ہے اور آخرت میں بھی وہ کامیاب ہے۔ حضرت بلال حبشی صدر اسلام کے مسلمانوں میں سے تھے جو اذان کہنے کو اپنے لئے افتخار سمجھتے تھے۔ وہ اسلام کے پہلے مؤذن تھے اور فتح مکہ کے دن انہوں نے حضرت رسولؐ کے حکم سے کعبہ کے اوپر چڑھ کر مشرکوں کے تمام بتوں کا سر جھکا دیا۔[1]

۱۔ وسائل الشیعہ ج ۴ / ص ۶۱۴

Scanned by CamScanner

اذان ایک مرتبہ عوام کو نماز کا وقت بتانے کی غرض سے دی جاتی ہے دوسری مرتبہ نماز شروع کرنے کی نیت سے دی جاتی ہے اذان کے بعد اقامت کا بھی وہی مفہوم ہےاقامت نماز شروع کرنےسے پہلے روحانی طور پر آمادگی پیدا کرنے ، ایک خدا کی طرف توجہ رکھنے اور نماز کے سایہ میں فلاح و سعادت کے حصول کی غرض سے زبان پر جاری کی جاتی ہے اگرچہ اذان و اقامت مستحب ہیں لیکن اسلام کے اہم شعار کے طور پر شمار ہوتی ہیں .

اذان و اقامت کہنے کی بڑی تاکید کی گئی ہے .مسلمان اذان کے وسیلے سے خدا کے نام کو پوری دنیا میں آشکار کرتے ہیں . یہی ملکوتی اور توحیدی آواز اسلام دشمن طاقتوں کی کمر توڑ دیتی ہے اور خدا اور اسلام کے مخالفین کے دانت کھٹے کر دیتی ہے . .

نیت

نیت کے معنے قصد ، توجہ اور ارادے کے ہیں . نماز میں نیت کا مطلب یہ ہے کہ نمازی خدا کے دستور ، اس کی خوشنودی اور قرب کی خاطر نماز پڑھتا ہے اور اس کے فرمان کی .بجاآوری کے علاوہ کوئی چیز اس کے ارادے میں شامل نہیں ہوتی . ہر مسلمان کو چاہیے تمام امور خاص طور پر عبادات کو قربت کے قصد سے یعنی خدا کی خاطر اور اس کا قرب حاصل ہونے کے لئے عبادت .بجالائے نہ کہ خود نمائی ، ریاکاری اور دوسرے مقاصد کی خاطر !

Scanned by CamScanner

نیت نماز کے ارکان میں سے ایک رکن ہے۔ حالت نماز میں اس امر کی طرف متوجہ رہنا چاہیے اور بغیر نیت کے یا مادی اور فاسد نیتوں کی بناء پر اعمال بجا لانا بے فائدہ ہے۔

قرآن مجید میں بہت سارے امور جیسے نماز، جہاد، انفاق، ہجرت و غیرہ پر فی سبیل اللہ کی تعبیر کا اطلاق کیا گیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ اعمال خدا کی خاطر اور اس کی مرضی کے مطابق ہونے چاہیں۔ نیت اعمال کی قبولیت کی شرط ہے اور اگر ہماری عبادتیں خالص نیت سے خالی ہوں تو خداوند سے ہمیں کسی قسم کے اجر کی توقع نہیں رکھنا چاہیے۔ اگر نیت خالص ہو تو تھوڑا عمل بھی بہت قیمتی اور بڑے عمل کے برابر ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر نیت بری اور ارادے میں کھوٹ ہو تو بڑے اعمال بھی بے کار ہو کر رہ جاتے ہیں۔ حضرت امام جعفر صادقؑ اس سلسلے میں فرماتے ہیں:

> "جو شخص تھوڑے عمل کو الٰہی مقصد کے تحت بجا لائے خدا اس کے اس عمل کو لوگوں کی نگاہ میں بڑا کر کے دکھاتا ہے۔ اور جو لوگوں کو دکھانے کے لئے بڑا کام کرے خدا اسے چھوٹا کر کے دکھاتا ہے"۔

پس کام اور عبادت کو خدا کے لئے انجام دینا چاہیے۔ دلوں پر اسی کا اختیار ہے، عزت و آبرو اور اعتبار و محبوبیت وہی دیتا ہے۔ مسلّم ہے کہ خدا اپنے لائق بندوں کو کبھی بھی فراموش نہیں کرتا اور انہیں بزرگی،

Scanned by CamScanner

عظمت اور محبوبیت عطا کرتا ہے ۔ پس ضروری ہے کہ ہماری عبادت اور نماز کا مقصد صرف خدا کی ذات ہو ۔ نہ کہ عوام ! اور ہمارے خانۂ دل کا دروازہ غیر خدا کے لئے بند ہونا چاہیے ، اسکی پسند اور رضا کو لوگوں کی پسند پر ترجیح دیں ۔ البتہ عمل اور نیت میں خلوص پیدا کرنا بہت دشوار ہے ۔ شیطان برابر اس کوشش میں رہتا ہے کہ غیر الٰہی مقصد اور ارادہ ہمارے دلوں میں پیدا کرے لیکن ہم تزکیہ نفس اور شیطان سے مقابلہ کرکے کوشش کریں کہ ہر کام خدا کے لئے بجا لائیں ۔

حضرت علیؑ نے فرمایا :

"واخلص للّٰہ عملک و علمک و بغضک و حبک و اخذک و ترکک و کلامک و صمتک ۔" (اپنے علم ، عمل ، دشمنی ، محبت ، حصول ، ترک ، کلام اور سکوت کو خدا کے لئے خالص کرو ۔)

اگر انسان اپنے تمام اعمال کو خدائی رنگ میں رنگ دے تو غیر عبادتی کام بھی عبادت میں شمار ہونگے اس لئے کہ ان میں اخلاص اور خدائی تصور پیدا ہو جاتا ہے ۔

نیت یعنی پوری نماز ، ہر زمان و مکان میں خدا کے لئے انجام پائے ۔ وگرنہ باطل ہوگی یہاں تک کہ اگر کوئی مخصوص جگہ اور خاص وقت اور حالت میں جو نماز پڑھتا ہے اگر وہ غیر خدا کے لئے ہو تو بھی اس کا عمل باطل ہے ۔مثال کے طور پر غیر خدا یا ریاکاری اور خود نمائی کے لئے مسجد

Scanned by CamScanner

میں جائے ۔ باجماعت نماز پڑھے یا لوگوں کو دکھانے کے لئے رکوع و سجدوں کو طول دے تو یہ سب کچھ نیت میں اخلاص نہ ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے ۔ جو شخص خدا کے لئے کام کرتا ہے وہ نہ تھکتا ہے نہ ناامید ہوتا ہے ، نہ لوگوں کی بے اعتنائی سے دکھی ہوتا ہے اور نہ کسی کے تعریف نہ کرنے سے افسردہ ہوتا ہے اور نہ ہی کسی کی تشویق و تحسین سے خوشحال ہوتا ہے ۔ اخلاص انسان میں ایسی طاقت پیدا کرتا ہے کہ جو ہمیشہ اور ہر جگہ اس کو کسی مایوسی اور تھکاوٹ کے احساس کے بغیر اچھے عمل پر آمادہ کرتی ہے ۔ حضرت علیؑ نے فرمایا :

"العمل کله هباء الا ما اخلص فیه"
(ہر عمل بے فائدہ اور بے اثر ہے
مگر وہ عمل جو خلوص کیساتھ انجام دیا جائے) ۔

ان دو کاموں میں سے جو بظاہر ایک جیسے ہیں وہ کام جو اچھی نیت کیساتھ انجام پائے بہتر اور باقیمت ہوتا ہے ۔ مثال کے طور پر ایک شخص کسی کے پیٹ میں چھرا گھونپ دیتاہے اور دوسرا شخص مرض دور کرنے کے لئے کسی کا پیٹ چاک کرتا ہے (آپریشن کرتا ہے) ، ہر دو پیٹ چاک کرنے میں برابر ہیں لیکن پہلے شخص کو جیل جانا پڑیگا جبکہ دوسرے شخص کو شکریے کےساتھ معاوضہ بھی دیا جائے گا ۔ اس لئے کہ پہلا شخص قتل اور دشمنی کی بناہ پر اور دوسرا شخص اس کو زندہ رکھنے کی غرض سے اسکا

Scanned by CamScanner

پیٹ چاک کرتا ہے . پس نیت تمام عبادات کا خمیر ہے اور حضرت علیؑ کے بقول : " النیة اساس العمل " (نیت عمل کی بنیاد ہے) .

دو اشخاص جو ایک ساتھ نماز بجا لا رہے ہوں ان میں سے اس شخص کی نماز قبول ہوگی جو خالص خدا کے لئے بجا لایا ہے اگرچہ بظاہر دونوں کے عمل کی شکل و صورت یکساں ہے .

کیسے مخلص بنیں ؟

اخلاص تک پہونچنے کے لئے سوچنے کے انداز ، عقیدے اور دینی اعتقادات میں غور کرنا چاہیے . طرز تفکر ، انسان کی نیت میں موثر ہو تا ہے مثلاً اگر ہمیں یقین ہو کہ :

= انسان اشرف مخلوقات ، زمین میں خدا کا خلیفہ ، کائنات کا نچوڑ اور خلقت کا مقصد ہے .

= ہمارے اعمال کا حساب لینے والا خدا ہے . وہی جزا دے گا . حتی اگر نیت پاک ہو تو چھوٹے چھوٹے اعمال کا بہت اجر عطا کرے گا .

= کوئی چھوٹا یا بڑا کام اس کے حساب سے نہیں چھوٹتا . اور انسان دنیا اور آخرت میں اپنے اعمال کا بدلہ پائے گا .

= خدا ہمارے عیوب اور برے کاموں پر پردہ ڈالتاہے اور ہماری نیکیوں کو آشکار کرتا ہے .

= انسان کی قیمت بہشت ہے . انسان اپنے آپ کو بہشت کے علاوہ

Scanned by CamScanner

جس چیز کے بدلے فروخت کرے وہ نقصان میں رہے گا ۔ "کتنی گھٹیا تجارت ہے کہ انسان دنیا کو اپنی قیمت قرار دے "[۱] ۔

= انسان کے اعمال کا خریدار خدا ہے اور عبادات میں انسان کا معاملہ خدا کے ساتھ ہوتا ہے ، وہی اس کا حساب لے گا ۔

= ہمارے پاس سب کچھ اسی کا عطا کردہ ہے وہی صاحب نعمت اور صاحب اختیار ہے اور وہی ہمارا مہربان خدا ہے ۔" انسان اپنے دل میں دو متضاد محبتوں کو اکٹھا نہیں کر سکتا "[۲] ۔

= یا خدا سے محبت یا دنیا سے ، یا خدا سے عشق و محبت ہو یا لوگوں اور مادیات پر نظر ہو ۔

= دنیا ایک زودگذر جگہ ہے ۔ یہ ایسا غنچہ ہے جسکا دریچہ کسی کے لئے باز نہیں ہوا ، نہ ہی اس نے کسی کے ساتھ وفا کی ہے اور خدا نے دنیا کو دھوکہ کا سامان اور مختصر پونجی قرار دیا ہے ۔ روز قیامت ہر قسم کے واسطے ، اور شفاعتیں بے کار ہوجائیں گی ، صرف انسان کے نیک اعمال اور عبادات ، تقویٰ اور اخلاص کی صورت میں اس کو نفع دیں گے اور اس دن ہر شخص کو اپنی فکر ہو گی اور دنیا کی ہر وہ چیز جس سے محبت کیا کرتا تھا آج اس کے لئے چارہ ساز نہیں ہو گی ۔

۱۔ " لبئس المتجر ان تری الدنیا لنفسک ثمناً " (نہج البلاغہ خطبہ ۳۲)

۲۔ " ماجعل اللہ لرجل من قلبین فی جوفہ " (احزاب ۔ ۴)

ہر شخص اپنے اعمال کا نتیجہ دیکھے گا اور دنیا میں جو کچھ بویا تھا وہی کاٹے گا۔ ریاکار حضرات اگر دنیا میں لوگوں کو دھوکہ دینے میں کامیاب ہو جائیں تب بھی آخرت میں انہیں رسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا اور وہ اپنے اعمال کو نابود ہوتا ہوا دیکھیں گے۔

ہاں!۔۔۔ اگر ان سب باتوں پر یقین پیدا کرلیں تو خلوص کے نزدیک ہوجائیں گے۔ غیر خدا کے لئے کام کم انجام دیں گے۔ لوگوں کی پسند اور چاہت کا خیال نہیں رکھیں گے، بلکہ ہمارا سب سے بڑا مقصد وہ ہوگا جو خدا چاہتا ہے۔ جس کو خدا پسند کرے اور اجر عطا کرے۔ اگر ہم خدا کو دیکھ نہیں پا رہے ہیں تو وہ تو ہمیں دیکھ رہا ہے۔ اگر عذاب نہ ہو تب بھی نعمتوں کے نزول کی وجہ سے شکر گزار ہونا چاہیے۔ خلوص کیساتھ عبادت بجا لانا چاہیے اور نا فرمانی سے پرہیز کرنا چاہیے۔ سارا عالم خدا کے حضور میں ہے اور خدا کے سامنے گناہ نہیں کرنا چاہیے۔ یہ دنیا ہمارے لئے الٰہی نعمتوں کا ایک وسیع و عریض دسترخواں ہے۔ دوسروں سے امید رکھنا، ریاکاری اور دکھاوے سے کام لینا خدا اور اسکی بے پناہ نعمتوں کی ناشکری کہلاتا ہے۔ عبادت کو بہشت کے لالچ اور جہنم کے خوف سے نہیں بلکہ خدا کو لائق عبادت سمجھتے ہوئے بجا لانا چاہیے ایسی عبادت آزاد انسانوں کی عبادت ہے امیر المؤمنینؑ اسی طرح خدا کی عبادت کیا کرتے تھے[1]

۱۔ نہج البلاغہ حکمت ۲۳۷

Scanned by CamScanner

وہی شخص اخلاص کو پاسکتا ہے جو یقین کی منزل پر فائز ہو اور حضرت علی علیہ السلام کے بقول ، " الاخلاص ثمرة الیقین" [1] (اخلاص یقین کا پھل ہے) .

اگر یقین کرلیں کہ ہم سب خدا کے حضور میں ہیں ، وہ سب کچھ دیکھ رہا ہے اور ہمارے ما فی الضمیر سے بھی باخبر ہے ، ہر قسم کی عزت اور ذلت اسی کے ہاتھ میں ہے اور اس کی خوشنودی اس چند دن کی دنیا سے کہیں زیادہ قیمتی ہے ... تو بہت جلد اخلاص پیدا کیا جا سکتا ہے . پھر دوسروں سے تعریف و شکریہ کی کوئی توقع باقی نہیں رہ جاتی . جیسا کہ اہل بیت علیہم السلام نے شکر و سپاس کی توقع کے بغیر رضائے خدا کی خاطر تین دن تک اپنا افطار یتیم ، مسکین اور اسیر کو کھلایا اور خدا نے بھی اس پُر خلوص انفاق اور اطعام کے بدلے ان کی شان میں سورۂ دہر نازل کیا [2]

مخلص انسان شرعی ذمہ داری نبھاتے وقت لوگوں کی تعریف یا تنقید کی طرف دھیان نہیں دیتا . اور نہ ہی اس میں کوئی تبدیلی رونما ہوتی ہے . لوگوں کی لاپرواہی اسے نیک کاموں سے باز نہیں رکھتی وہ ہر کام کو شرعی ذمہ داری سمجھ کر انجام دیتا ہے لوگوں کی خاطر اپنے ارادے میں ہرگز تبدیلی نہیں لاتا . مال و منصب کی محبت اسے فرمان خدا پر عمل کرنے سے

۱۔ فہرست غرر الحکم لفظ " اخلاص "

۲۔ سورۂ انسان ۔ ۹

نہیں روکتی ، اس کا ظاہر و باطن یکساں رہتا ہے وہ راہ خدا اور راہ دین میں ہر قسم کی ملامت اور سختی برداشت کرلیتا ہے . تعصب اور خود خواہی کے جذبہ سے دور رہتا ہے غلطیوں کی تکرار نہیں کرتا .وہ شریعت کا پابند رہتا ہے نہ کہ اپنی یا لوگوں کی پسند کا .

Scanned by CamScanner

اللہ اکبر!

اب نماز شروع کرتے ہیں.

خدا کے نام، اس کی یاد اور کبریائی کے بیان کے ساتھ.

نیت کے بعد "اللہ اکبر" کہہ کر نماز میں داخل ہو جاتے ہیں اور ذات خدا کے علاوہ ہر چیز کو دل سے نکال دیتے ہیں. اور خدا کے علاوہ کسی چیز کی طرف توجہ نہیں رکھتے. اور اسکی عظمت و کبریائی، قدرت و رحمت کے علاوہ کچھ نہیں سوچتے. اس لئے کہ وہ اکبر ہے اور سب سے بڑا ہے.

وہ ہر چیز اور ہر ایک سے بزرگ ہے، اس سے برتر ہے کہ اس کی تعریف کی جائے اور اس سے کہیں بڑا ہے کہ اس کا وصف بیان کیا جائے. وہ ہر اس چیز سے بڑا ہے جس کو بیان کیا جائے، وہ اس سے بھی بڑا ہے کہ ہم اس کی تعریف کریں اس کو پہچانیں یا پہچنوائیں.

اس کی قدرت ہر قدرت پر فوقیت رکھتی ہے. اس کی ذات ابدی اور جاوید ہے. اس کا لطف و کرم بے انتہاء ہے اسکی نعمتیں بے شمار ہیں. اسکا علم لا محدود ہے. وہ بے مثل ہے اس کا کوئی شریک نہیں وہ لازوال اور بے نیاز ہے.

"اللہ اکبر" یعنی اسکی قدرت کے سامنے ہم کسی طاقت کو تسلیم نہیں

Scanned by CamScanner

کرتے . صرف اس کی ذات سے خائف ہیں اور اسی کی اطاعت کے پابند ہیں . اس کے علاوہ کسی سے دل نہیں لگاتے . اور صرف اسی کے ساتھ عشق و محبت کا اظہار کرتے ہیں اور صرف اس کے حضور میں سر تسلیم خم کیے ہوئے ہیں فقط اسی کے نام سے آغاز کرتے ہیں ، اس لئے کہ وہ ہر چیز سے بزرگ و برتر ہے . اس کی عظمت کے بیان سے الفاظ قاصر ہیں ، اور اس کے بلند و رفیع مقام کے سامنے کسی کلام کو قدرت بیان نہیں .

" اللہ اکبر " ! جتنا زیادہ اسکی عظمت کا احساس اور یقین ہوتا جائیگا جز اسکی ذات کے ، سب کچھ ہمیں چھوٹا اور حقیر نظر آئے گا . جس طرح ہم آسمان کی جانب جسقدر بلند ہوتے جاتے ہیں زمین میں بنے ہوئے محل اور مکانات اتنے ہی چھوٹے نظر آنے لگتے ہیں .

جو شخص تکبیر کو عظمت خدا پر یقین رکھتے ہوئے زبان پر جاری کرے گا وہ کبھی بھی غیر خدا کو بڑا تسلیم نہیں کرسکتا . نماز کا آغاز اور اختتام اسی تکبیر پر ہوتا ہے . حالت نماز میں ہر رکوع اور سجدہ سے پہلے بلکہ سلام کے بعد بھی اس تکبیر کو زبان پر جاری کرتے ہیں جو شخص دوران تکبیر عبادت کی لذت اورحلاوت کا احساس کرتا ہے اسکو اپنی نماز کے قبول ہونیکا علم و یقین ہو جانا چاہیے .

" اللہ اکبر " کہتے وقت اور کانوں تک ہاتھوں کو بلند کرنے کے دوران خدا کی طرف توجہ کے علاوہ ہر چیز سے منہ موڑ لینا چاہیے . اور پوری نماز

Scanned by CamScanner

میں اسی کیفیت کو برقرار رکھنا چاہیے ۔ کتنا واضح جھوٹ ہوگا کہ بظاہر انسان زبان سے "اللہ اکبر" کہے لیکن حقیقت میں اپنی زندگی اوردل میں دوسری چیزوں کو اہم اور بزرگ شمار کرے ۔ مثال کے طور پر دنیا ، دولت ، شہرت ، جاہ و مقام ، خواہشات ، شکم ، دوست ، رشتہ دار ، گھر اور کار و غیرہ کو اہم سمجھے !

جو شخص "اللہ اکبر" کہتا ہے اسے خدا کے سوا ہر چیز کو چھوٹا اور حقیر شمار کرنا پڑے گا ، اور غیر خدا کو حتیٰ اپنی جان کو بھی خدا پر قربان کرنا پڑے گا ۔ حقیقت یہ ہے کہ "اللہ اکبر" بہت بڑا ، گہرا اور عمیق کلام ہے ۔ حضرت رسول اکرمؐ اس کے متعلق فرماتے ہیں : "اللہ اکبر فھی کلمۃ لیس اعلاھا کلام و احبھا الی اللہ "[1] ۔ (اللہ اکبر ایسا کلمہ ہے کہ خدا کے نزدیک اس سے برتر اور محبوب کوئی اور کلام نہیں ہے) ۔

سورۂ حمد

تکبیرۃ الاحرام کے بعد سورۂ حمد اور اس کے بعد کوئی دوسرا سورۂ مثلاً "قل ھو اللہ احد" پڑھ کر نماز کو جاری رکھے ، ہر سورہ کے شروع میں "بسم للہ الرحمن الرحیم" پڑھے ۔ (خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں

۱۔ اختصاص شیخ مفید ص ۳۴

Scanned by CamScanner

جو بخشنے والا اور بڑا مہربان ہے ا

بسم اللہ میں خدا کی طرف توجہ اور اس سے مدد طلب کرنے کی طرف اشارہ ہے۔ بسم اللہ سے ہر کام کا آغاز اسکو نتیجہ خیز بنا دیتا ہے بسم اللہ شیطان کو دور کرتا ہے۔ اور دل میں یاد خدا پیدا کرتا ہے۔ اسکی بندگی اور انسان کے خدا کے ساتھ وابستہ ہونیکی علامت خدا کے ساتھ عشق و محبت اور اس پر توکل و بھروسہ کا مظہر ہے۔ ہر شخص اپنے مذہب و مسلک کے مطابق جس نام اور جس چیز سے چاہے آغاز کرے لیکن ایک مسلمان اپنے تمام کام منجملہ نماز کو اسی کے نام سے شروع کرتا ہے اس لئے کہ وہ سب سے اچھا اور بہتر نام ہے۔

ای نامِ تو بہترین سر آغاز بی نام تو نامہ کی کنم باز

اسکے بعد خدا کی حمد اور تعریف کی نوبت آتی ہے۔ تمام تعریفیں خدا کیساتھ مخصوص ہیں اس لئے کہ ساری نعمتیں، رحمتیں، جانیں، زندگیاں سب کچھ اسی کی عطا کردہ ہیں۔ آیا اسکی نعمتوں کو شمار کرنا ممکن ہے؟ ہرگز نہیں... قرآن مجید میں ہے: "و ان تعدّوا نعمة اللہ لا تحصوھا"[1] (تم ہرگز اللہ کی نعمتوں کو شمار نہیں کر سکتے۔)

جس طرح مچھلی پانی میں رہ کر پانی کی قدر و قیمت کو نہیں جانتی ہم بھی پیدائش سے لے کر عمر کے آخری حصہ تک اسکی نعمتوں میں پروان

ا۔ سورۂ ابراہیم ؑ / ۳۴

Scanned by CamScanner

چڑھتے آئے ہیں مگر افسوس یہ ہے کہ ان نعمتوں سے غافل ہیں.

جسم و جان ، ہوش ، استعداد ، بدن کی سلامتی اور تندرستی ، عقل ، وجدان، آب و علف ، پھل اور حیوانات یہ سب کچھ انسان کے اختیار میں دیا گیا ہے . بادل، ہوا ، سورج ، چاند ، فلک کہ جو انسان کے لئے حرکت میں رہتے ہیں. شب و روز کی آمد و رفت ، دریا اور اسمیں پائی جانے والی نعمتیں .زمین اپنی نعمتوں کے ساتھ ، آسمان ، سورج اور ستاروں کے ساتھ دیکھنے کو آنکھ ، سننے کو کان ، مطالب حفظ کرنے کے لئے دماغ ، اعضاء بدن میں ہم آہنگی . . . اور ہزاروں نعمتیں جو خود خداوند کے بقول بے شمار ہیں ، زندگی کو گھیرے ہوئی ہیں . اور ہماری زندگی جو اس ہوا سے وابستہ ہے جس سے ہم سانس لیتے ہیں.

از دست و زبان کہ بر آید کز عہدۂ شکرش بہ در آید

یہ سب نعمتیں اسکی عطا کردہ ہیں. لہذا اسکی حمد و ثناء کرتے ہیں اور ہر حمد کو اسی کیساتھ مخصوص کرتے ہیں.

الحمد للہ رب العالمین

وہ جہان کا پالنے والا ہے اور بخشنے والا مہربان ہے سب کا روزی دینے والا ہے روز جزا کا مالک ہے . ہم اس سے ہدایت طلب کرتے ہیں اور یہ درخواست کرتے ہیں کہ ہمیں صراط مستقیم کی رہنمائی کرے ، صراط مستقیم وحی ، خدا اور دین کی راہ ہے . انبیاء ؑ ، ائمہ معصومین ؑ اور

نیکیوں کا راستہ ہے شہداء اور اولیاء کا راستہ ہے ۔ تقویٰ ، پاکی ، نیکی ، عدالت ، بندگی ، حق پرستی اطاعت خدا ، جہنم کے خوف ، اور گناہ سے دوری اختیار کرنے کا راستہ ہے ۔ اس سے درخواست کرتے ہیں کہ ہمیں نیک اور صالح بندوں کی راہ پر لگا دے (اور ثابت قدم رکھے) جو انحرافات ، گمراہیوں ، گناہوں ، خواہشات نفس فساد پھیلانے ، خدا اور دین کے ساتھ عداوت ... سے بہت دور ہے ۔

سورۂ توحید میں خدا کی وحدانیت ۔ بے نیازی اس کے بے اولاد ہونے اور بے مثل ہونے کی تعریف کی جاتی ہے اور حالت رکوع و سجود میں اس کی تعریف کے ساتھ اسے ہر قسم کے نقص و عیب ، ظلم ، حق تلفی ، طبقہ بندی جہالت اور ہر انسانی ۔ مادی اور محدود کرنے کی صفت سے منزہ و مبرا قرار دیتے ہیں ۔ اور ہماری تسبیح اسکی تقدیس اور پاکیزگی کا اعلان ہے ۔

"سبحان اللہ ... سبحان ربی الاعلی"

اے خدائے رحیم !

پروردگار ، تیرا شکر کہ تو نے ہمیں ہدایت دی ، عقل سے نوازا اور ہم کو صراط مستقیم کی ہدایت کے لئے انبیاءؑ اور اپنی حجتوں کو مبعوث فرمایا ۔ ہمارے لئے مادی ، معنوی ، چھوٹی ، بڑی ، ظاہری اور باطنی نعمتیں وافر مقدار میں مہیا فرمائیں ۔ ہمارے رکوع تیرے سامنے عاجزی و انکساری کی دلیل ہیں ۔ ہم کسی چھوٹی بڑی طاقت کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کو تیار

Scanned by CamScanner

نہیں ہیں اور اس سلسلے میں ثبات قدم کو لغزش میں نہیں بدلیں گے لیکن تیری بے پناہ طاقت اور قدرت کے سامنے تسلیم ہو کر تعظیم کرتے ہیں اور خاک پر سجدہ ریز ہیں زمین پر پیشانی رکھ کر تیری تسبیح پڑھتے ہیں اور تیری تعریف میں زبان کھولتے ہیں۔ "سبحان ربی العظیم و بحمدہ... اللہ اکبر"

خدایا ہمارے گناہوں کو تو ہی بخش سکتا ہے اگر تو نہیں بخشے گا تو کل قیامت کے دن ہم عذاب میں مبتلاء ہو جائیں گے۔ اگر تو نے ہدایت نہ کی تو ہم گمراہ ہوجائیں گے۔ اگر تونے دستگیری نہ کی تو ہم شیطان اور نفسانی خواہشات کے اسیر ہو جائیں گے، اگر تونے اپنی عبادت و اطاعت کی توفیق نہ دی تو تجھ سے دور ہو جائیں گے۔ اور تجھ سے دوری حق و حقیقت اور پاکیزگی سے دوری ہے۔ اورجو سچائی اور حقیقت سےدور ہو جائے اسکا ٹھکانا جہنم ہے۔ خدایا تو خطاؤں سے در گذر کرنے والا ہے، ہم حالت قنوت میں تجھ سے معذرت، مغفرت و رحمت کی درخواست کرتے ہیں، تیری شان گناہوں کو بخش دینا ہے۔ تیری رحمت سے مایوسی گناہ ہے [1]۔ تو کتنا رحیم و مہربان ہے کہ جو ہمارے گناہوں کو بھی حسنات میں بدل دیتا ہے [2]۔ کچھ اس طرح سے رحمت فرما کہ گناہ کے جال میں نہ پھنس جائیں۔

۱۔ "لا تقنطوا من رحمۃ، اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعاً" (سورۂ زمر / ۵۳)

۲۔ "یبدل اللہ سیئاتھم حسنات" (سورۂ فرقان / ۷۰)

Scanned by CamScanner

حرص و ہوس کے فریب سے محفوظ رہیں اور مادیت و شہوت کے قفس میں اسیر نہ ہوں ۔ ہم صرف تیرے بندے ہیں اور فقط تجھ سے اپنی حاجتیں بیاں کرتے ہیں ۔ "ایاک نعبد و ایاک نستعین"

ہم نے ایسی کیا چیز مانگی ہے جو تیرے پاس نہ ہو ۔ ہماری کون سی ضرورت کو تو نے پورا نہیں کیا ؟ وہ کونسا ایسا خطرہ اور نقصان ہے جس سے تو نے نہ روکا ہو ؟ وہ کونسی اچھائی اور نیکی ہے جسکی طرف تو نے نہ بلایا ہو ؟ اے تمام خوبیوں کے مالک ! اے تمام پاکیوں کا سرچشمہ ! ہمیں توفیق عطا کر کہ تجھ بے مثل اور شائستہ خدا کے شائستہ بندے بنیں اور گناہوں اور وسوسوں کی راہ سے کہ جو پیچ گمراہی کا راستہ ہے دوری اختیار کریں ۔

خدایا ! ہم جب تیرے حضور سجدہ ریز ہوتے ہیں تو اس کامطلب یہ ہے کہ ہم مٹی سے ہیں اور مٹی ہوجائیں گے اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہو کر اپنے اعمال کا حساب دیں گے ۔ یہ سجدے فروتنی اور تواضع کی روح کو ہمارے دلوں میں زندہ کرتے ہیں تمام حالتوں کے درمیان حالت سجدہ وہ معنوی حالت ہے جو تجھے زیادہ پسند ہے ۔ تو چاہتا ہے کہ خطا کار بندے یعنی ہم تیری بارگاہ میں پیشانی خاک پر رکھیں اور تجھے بلاتے رہیں "یارب یارب" کی صدائیں بلند کریں اور تو ہمیں جواب دیتا رہے ۔ تا کہ تیری طرف سے

Scanned by CamScanner

بخشش ہوں اور تو چاہتا ہے کہ خالص بندے تجھے پکارتے رہیں تاکہ تو ملائکہ کو ان کی "یارب یارب" کی صدائیں سنائے اور انہیں اپنے ان اولیاء کی خدمت پر لگادے۔

ہمارا تشہد خدا کی وحدانیت اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی گواہی ہے۔

ہمارا سلام حضرت رسول خدا ؐ، پاک اور نیک بندوں، فرشتوں اور تمام مؤمنین پر درود ہے۔ خدایا اے خدائے رحیم! ہماری نمازوں کو قبول فرما۔ ہمیں اس طرح سے بنا دے کہ تیرے حق شناس بندے ہونے کے ساتھ تیرے فرمان کی بجا آوری میں کوشاں رہیں۔

Scanned by CamScanner

حضور قلب، روحِ نماز

ہر چیز جسم رکھتی ہے اور روح ۔ حضور قلب نماز کی روح ہے اور بغیر توجہ اور حضور قلب کے نماز صرف چند الفاظ اور حرکات کا مجموعہ ہے .نماز میں حضور قلب کے معنے خدا کی طرف دل سے توجہ کرنا اور اسکی یاد سے غافل نہ رہنا اور حالت نماز میں اول سے آخر تک یہ جاننا چاہیے کے کیا کہہ رہاہے اور کیا چاہتاہے نماز کے افعال و حرکات کے معنے کیا ہیں کس کے روبرو کھڑا ہے ، قبلہ کس طرف ہے کیوں نماز بجا لا رہا ہے اور کس عظیم خدا کی عبادت و پرستش و حمد ، ثناء اور ذکر و دعا میں مشغول ہے ۔

اگر انسان کا دماغ حالت نماز میں دوسری باتوں میں مشغول ہو ، اگر حواس باختہ ہوں ۔ اگر ہر آواز ، منظر ، رفت و آمد ، تحریر ، نقش و نگار اور سینری اس کو اپنی طرف کھینچ لے اور اس کو یاد بھی نہ ہو کہ حالت نماز میں ہے اور کہاں کھڑا ہے اور کیا کہہ رہا ہے ، اسکے معنے یہ ہیں کہ نماز میں حضور قلب نہیں ہے ۔حضور قلب پیدا کرنے کا ایک راستہ نماز کے معنے ، مفہوم اور اس کے ہر جملے کے ترجمے پر دھیان دینا ہے ۔

دوسرا راستہ مکان کا انتخاب ہے یعنی ایسی جگہ نماز پڑھنے سے پرہیز کیا جائے جہاں شور و غل آمد و رفت ، گفتگو تصویریں اور نقوش و غیرہ اس

Scanned by CamScanner

کی توجہ کو اپنی طرف مبذول کریں۔

تیسرا راستہ نماز سے پہلے اور دوران نماز ان مستحبات کو بجا لانا ہے جو خدا کی طرف زیادہ توجہ دینے اور اسکی یاد و بندگی پیدا کرنے کا باعث ہوتے ہیں۔ جب کوئی کسی اہم شخصیت کی ملاقات کا ارادہ کرتا ہے، اچھے کپڑے پہن کر اس کے سامنے انتہائی ادب و احترام کیساتھ کھڑا ہوتا ہے یا بیٹھا ہوتا ہے اور اس فعل سے اجتناب کرتا ہے جو ادب کے خلاف ہو۔ اسکی باتوں کو غور سے سنتا ہے، خود جو کچھ کہنا ہو پوری توجہ کیساتھ کہتا ہے اور ملاقات کے اول سے لے کر آخر تک اسی کے خیال میں ہوتا ہے۔

خداوند متعال تمام موجودات سے برتر ہے اور پوری کائنات، خلقت میں اسی کی محتاج ہے ہم اس کے نیازمند اور ناتواں بندے ہیں جو اس کی عطا کردہ نعمتوں میں زندگی گزار رہے ہیں اور ان نعمتوں کے شکرانے کے طور پر اسکی عبادت اور نماز بجا لاتے ہیں۔

ہم خدا کے حضور میں ہیں اس پر توجہ رکھنے سے رقت قلب اور خشوع و خضوع پیدا ہوتا ہے نماز اس کا ذکر ہے۔ حالت نماز میں حضور قلب پیدا کرنے کے ساتھ اس کی عظمت و بزرگی اور اپنے نیازمند ہونے پر جتنی زیادہ توجہ ہو گی اسی قدر ہماری نماز ہمارے کام آئے گی یاد رکھنا چاہیے کہ ہمارا رکوع خالق کی عظمت کے سامنے خم ہوجانا ہے۔ ہمارا سجدہ تمام موجودات عالم کیساتھ ہم آہنگ ہے کہ جو خدا کے مطیع اور اس کے

Scanned by CamScanner

سامنے سر بسر تسلیم ہیں۔ ہماری تسبیح تمام ذرات عالم کیساتھ ہم آواز ہونا ہے جو خدا کی تسبیح پڑھتے ہیں اور اس کا سجدہ کرتے ہیں۔

ہر بلبلی کہ زمزمہ بر شاخسار کرد تسبیح گوی او نہ بنی آدمند وبس

ہم ہی نہیں بلکہ سارا جہان اپنی مخصوص زبان میں اسکی تسبیح و تقدیس میں مشغول ہے اوراسکی وحدانیت، حکمت اورقدرت کی نشانی ہے۔

ہر گیاہی کہ از زمین روید "وحدہ لاشریک لہ" گوید

کوشش کریں کہ عبادت اور نماز کے دوران اسکے سوا کسی کے بارے میں نہ سوچیں اور اپنے حواس، افکار اور دل کو دوسری اشیاء کی طرف نہ لے جائیں

اس کے لطف و کرم کے امیدوار رہیں اور اسکے عذاب سے خائف بھی رہیں اور خلاصہ یہ کہ ہمیں برابر خوف و رجاء کی حالت میں رہنا چاہیے۔

Scanned by CamScanner

اولیاء خدا کی نماز

زندگی کے آداب ، معاشرت ، جہاد اور عبادت میں ائمہ معصومین ؑ ہمارے لئے مکمل نمونہ حیات ہیں ان کی نماز بھی ہمارے لئے نمونہ ہے .

انسان جتنا زیادہ خداشناس ہو اس کی عبادت اسی قدر گہری اور عشق و معرفت سے مالا مال ہو گی . خدا کے ساتھ گہرے عشق و محبت کی وجہ سے انبیاء و اولیاء دوسروں سے زیادہ عبادت کیا کرتے تھے . برابر اسکی یاد میں رہتے تھے ، لمبے سجدے طولانی رکوع ، نماز تہجد اور اس حالت میں گریہ اور دل کی گہرائیوں سے دعائیں کیا کرتے تھے .

= حضرت ابراہیم ؑ کو خدا کیساتھ دوستی اور " خلیل اللہ " ہونے کا شرف ان کے طولانی سجدوں کی وجہ سے ملا [۱] .

= حضرت موسیٰ ؑ ہر مستحب نماز کے بعد اپنے دائیں اور بائیں رخسار کو خاک پر رکھا کرتے تھے [۲] .

= حضرت امام موسیٰ کاظم ؑ نماز صبح کے بعد سر کو سجدہ میں رکھتے تھے اور دن کا ایک حصہ گذر جانے تک سجدہ میں رہتے تھے [۳] .

۱۔ مستدرک الوسائل ج ۱ ص ۳۲۹

۲۔ قصار الجمل

۳۔ قصار الجمل

Scanned by CamScanner

= حضرت امام زین العابدینؑ سجدہ کی حالت میں اس قدر خدا کے نام مبارک کا ورد کرتے تھے اور سجدہ کو اتنا طول دیتے تھے کہ سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد آپؑ کا جسم اطہر پسینہ میں ڈوبا ہوتا تھا[۱]۔

= حضرت امام سجادؑ کو اسی وجہ سے سجاد کہا گیاہے کہ آپ کے سجدے بہت طولانی ہوتے تھے اور آپ کی پیشانی اور سجدہ کے مقامات میں گھٹے واضح نظر آتے تھے[۲]

= حضرت علی علیہ السلام رکوع کو اتنا طول دیتے تھے کہ پنڈلی سے پسینہ جاری ہوتا تھا[۳]۔

= حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اس قدر نماز کے عاشق تھے کہ نماز کا وقت آنے تک گھڑیاں گنتے رہتے تھے۔ اور جب وقت ہوجاتا تھا تو اسوقت یہ کیفیت ہوتی تھی کہ گویا کسی کو نہیں پہچانتے اور نماز میں مشغول ہو جاتے تھے[۴]۔

= آنحضرتؐ فرماتے تھے: خدا نے نماز کو میری آنکھوں کا نور قرار دیا ہے اور مجھے اس کا شیفتہ بنایا ہے۔ بھوکا، پیاسا، کھانے پینے کے بعد سیراب ہو جاتا ہے لیکن میری طبیعت نماز سے ہرگز سیر نہیں ہوتی[۵]

۱۔ بحار الانوار ج ۸۲ ص ۳۷
۲۔ وسائل الشیعہ ج ۴ ص ۹۷۷
۳۔ بحار الانوار ج ۸۲ ص ۱۱۰
۴۔ سنن النبیؐ ص ۲۵۱
۵۔ سنن النبیؐ ص ۲۴۹

Scanned by CamScanner

= جب آپ نماز بجا لاتے تھے تو آپ کا دل خائف اور ہراساں ہوتا تھا اور خوف خدا سے آپ کے اندام پر لرزہ طاری ہو جاتا تھا [۱].

= حضرت رسول اکرمؐ رات کا زیادہ حصہ عبادت میں گزار دیتے تھے.

= حضرت علی علیہ السلام نماز میں خود کو بھول جاتے تھے اور آپؑ کے چہرے کا رنگ فق ہو جاتا تھا.

= حضرت رسول اکرمؐ فرماتے تھے: میں اس شخص کی بہشت کا ضامن ہوں جو سجدوں کو طول دے کر میری مدد کرے [۲].

قرآن مجید آپؐ کے پیروکاروں کے چہروں کی یوں نشاندہی کراتا ہے:

" تراهم ركعاً سجداً يبتغون فضلاً من الله و رضواناً سيماهم فى وجوههم من اثر السجود " [۳].(پیغمبرؐ کے ہمراہیوں کو دیکھتے ہو کہ رکوع و سجود بجا لاتے ہیں، خدا کی رحمت اور خوشنودی کے طلبگار ہیں اور سجدہ کے آثار انکے چہروں سے نمایاں ہیں).

= حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام تربت سیدالشہداء(خاک شفاء) کے علاوہ کسی چیز پر سجدہ نہیں کرتے تھے. اور فرماتے تھے خاک شفاء پر سجدہ کرنے سے وہ نورانی شعائیں پیدا ہوتی ہیں جو "تاریکی" کے پردوں کو ہٹادیتی ہیں [۴].

۱۔ سنن النبیؐ ص ۲۷۹ — ۳۔ سورۂ فتح ۔ ۲۹

۲۔ مستدرک الوسائل ج ۱ ص ۳۲۹ — ۴۔ بحارالانوار ج ۱۰۳ / ص ۱۳۵

Scanned by CamScanner

بات واضح ہے کہ حضرت امام حسینؑ کی قبر کی تربت پر سجدہ کرنا دین اور خدا کی راہ میں فداکاری، جہاد اور شہادت کا سبق سکھاتا ہے۔ اور نمازیوں کو شہادت کی رسم اور کربلا میں واقع ہونے والی حق و باطل کی جنگ سے روشناس کراتا ہے۔ خدا کے اولیاء اور باعظمت انسانوں کی نماز کے نمونے وافر مقدار میں موجود ہیں جو اس مختصر کتاب کی گنجائش سے باہر ہیں۔ امید ہے کہ ان بزرگوں کے معنوی مرتبے ہمارے لئے نمونۂ عمل قرار پائیں۔

Scanned by CamScanner

اختتامِ نماز

نماز کی مختصر توضیح دینے کے بعد اب ہم اسکے آخری مرحلے طے کرتے ہیں۔ ہم آخری سجدہ بجا لانے کے بعد دوزانو بیٹھ کر حالت تشہد میں خدا کی وحدانیت، پیغمبرؐ کی عبودیت اور رسالت کی گواہی دیتے ہیں اور آنحضرتؐ پر درود و سلام بھیجتے ہیں۔ اسی طرح اپنے اوپر، خدا کے لائق بندوں پر، ملائکہ پر اور ہر لائق سلام پر سلام بھیجتے ہیں۔ نماز میں سلام حضرت رسول خداؐ اور سچے مؤمنین کے ساتھ رابطہ برقرار کرتا ہے اور سچائیوں، پاکیوں اور پاک اور سچے لوگوں کے ساتھ عہد و پیمان برقرار کرتا ہے اور اس حالت سلام میں حتیٰ تشہد میں ہم حضرت رسول اکرمؐ، انکی پاک اولادؑ کے ساتھ تجدید عہد کی برابر تکرار کرتے ہیں۔ اہل بیتؑ کے ساتھ رابطہ کے بغیر دین نا مکمل ہے اور ان پر درود بھیجے بغیر نماز باطل ہے۔ یہ ساری باتیں صحیح و سالم رہبر کی اہمیت کی نشاندہی کرتی ہیں۔

حضرت رسول خداؐ کی رسالت کی گواہی اور ان کے اہل بیتؑ میں اماموں پر درود بھیجنا خدا اور قرآن کی راہ میں سچے رہبر کے ساتھ بیعت و عہد کرنا ہے۔ حضرت رسول اکرمؐ ہمارے سلام کو سن کر جواب دیتے ہیں

Scanned by CamScanner

عبادات ، نوافل ، نماز تہجد و غیرہ کو بجا لائے اور فقط واجبات پر اکتفاء نہ کرے ۔ نماز کو جماعت کیساتھ بجا لانے کا ثواب اتنا ہے جس کی کوئی حد نہیں ہے ۔ جمعہ کی نماز میں جو ہفتہ میں ایک بار ادا ہوتی ہے ، عبادی پہلو کے علاوہ اجتماعی ، سیاسی ، اور ثقافتی پہلوؤں کو بھی ملحوظ رکھا گیا ہے یہ نماز مسلمانوں میں اتحاد پیدا کرنے اور دشمنوں کی سازشوں کو نا کام بنانے اور ان کے جھوٹے پروپیگنڈوں کو بے اثر بنانے کے لئے ہے ۔

جمعہ کی نماز اور با جماعت نماز میں مسلمانوں کی عزت و عظمت کا راز پوشیدہ ہے ۔ باجماعت نماز افراد کی پہچان ، ان کے احتیاجات ، مشکلات اور ان کے حل کا ذریعہ بنتی ہے ۔

باجماعت نماز اختصار اور تاخیر سے بجا لانے کی صورت میں بھی طولانی اور اول وقت میں ادا ہونے والی فرادیٰ نماز پر کئی درجہ فضیلت حاصل ہے اور ثواب کے اعتبار سے اسے فوقیت دی گئی ہے ۔ جمعہ کی نماز اور باجماعت نماز کی صورت میں نمازیوں کے درمیان اتحاد اور ہم آہنگی پیدا ہو جاتی ہے ۔ اجتماعی صورت میں خود خواہی خود پرستی جیسے برے صفات دور ہوجاتے ہیں خدا کی رحمت بھی اجتماع کی حالت میں مؤمنین کے شامل حال ہوتی ہے ۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص با جماعت نماز کی ندا سننے کے بعد لا پرواہی کرے اسکی نماز کی کوئی قیمت نہیں ہے۔[1]

۱۔ وسائل الشیعہ ج ۵ ص ۳۷۵

باجماعت نماز میں برابر شریک ہونے سے انسان منافق ہونے سے بھی بچ جاتا ہے۔[1]

آخری بات

کتاب، اختتام کو پہونچ گئی ہے لیکن ابھی ہم نے سفر شروع کیا ہے۔ انسان ہونے، کمال تک پہنچنے، بندگی کرنے، مسلمان ہو کر زندگی گزارنے خدا کو اپنا سرپرست اور حاکم ماننے اور خلوص کے ساتھ اس کی بندگی کرنے کا سفر، نماز پرودگار کیساتھ ہمارے مانوس ہونے کا ذریعہ ہے اس سے غفلت نہ برتیں نماز بندے کا اپنے خالق سے گفتگو کرنا ہے لہذا اس کو دوست رکھیں۔

نماز ہمارے روح کی غذا ہے اسے مت بھولیں حضور قلب اور توجہ ہماری نماز کی روح و جان، نماز میں خدا کو یاد رکھیں نماز برائیوں سے روکتی ہے۔ اس سے بہت زیادہ فائدہ اٹھانا چاہیے۔ نماز کو تمام عبادات میں برتری حاصل ہے یہ اہم ترین الٰہی فریضہ ہے۔ اور ایک انسان کی اپنے معبود کی عبادت اور پرستش کا بہترین وسیلہ ہے۔ اس کو اپنے بنیادی اور ضروری کاموں میں شمار کریں۔ نماز کے بغیر روح تھکاوٹ کا شکار رہتی ہے۔ امیدیں سست ہوجاتی ہیں، انسان کے دل و جان بے کیف اور

۱۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۱ ص ۳۷۷

Scanned by CamScanner

فرسودہ ہو جاتے ہیں۔

اگر اب تک نماز بجا لانے میں سستی کرتے رہے ہیں تو کمال اور توبہ کا دروازہ کھلا ہے آئیے سچا ارادہ کریں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم کے واقعی امتی، حضرت علی علیہ السلام کے سچے شیعہ، حضرت امام حسین علیہ السلام کے پیروکار اور امام زمان عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے حقیقی منتظر، بن جائیں۔ ان رہبروں کی رسالت، جہاد، شہادت اور غیبت، دین کو زندہ کرنے اور انسان کا خدا سے رابطہ برقرار رکھنے کے لئے نماز کو اہمیت دیں۔

انشاء اللہ

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

Scanned by CamScanner

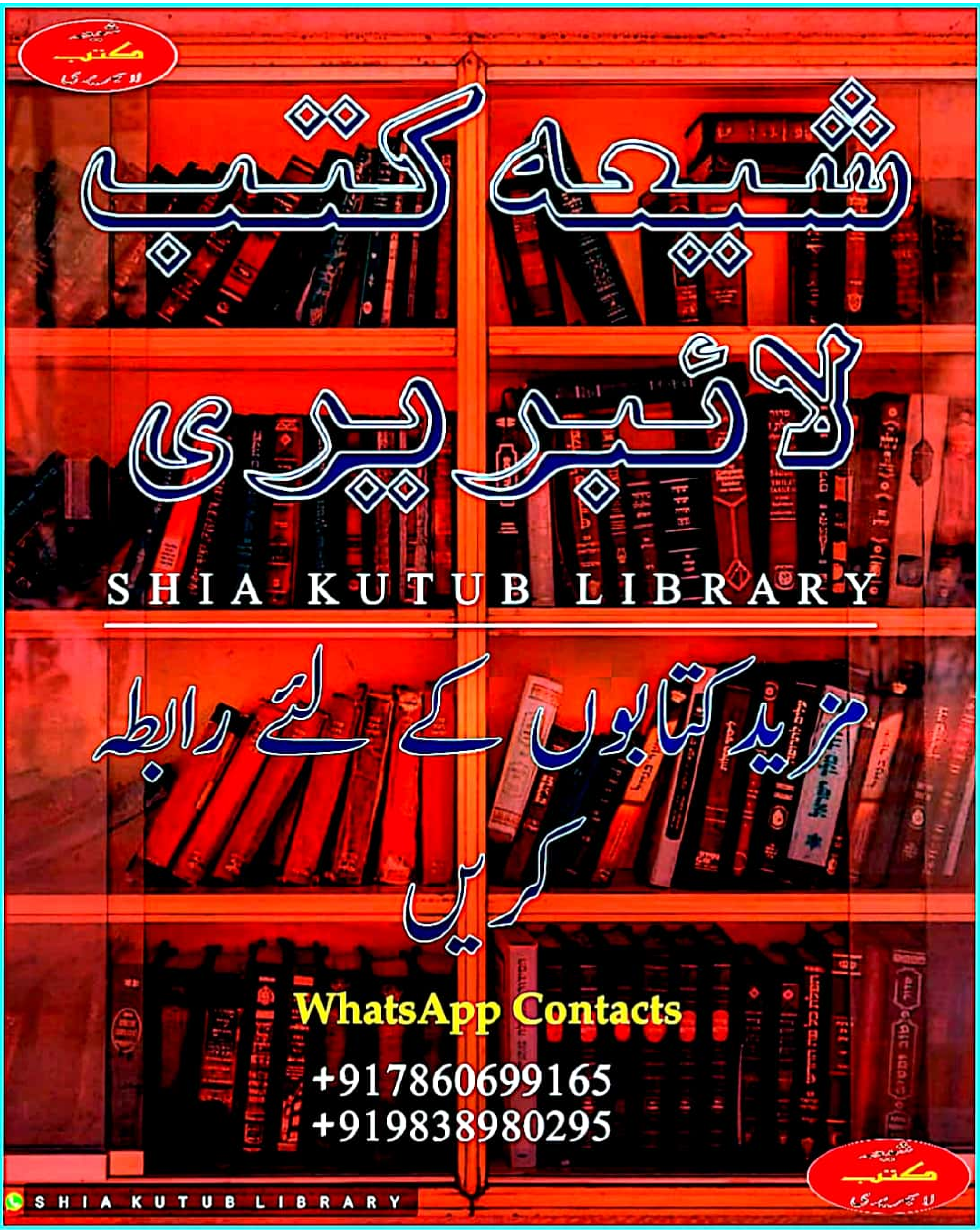

Scanned by CamScanner